جناب خواجہ عبدالحمید صاحب

تاریخِ قادیان

(۲)

قادیان کی سیاسی پوزیشن :

قادیان بٹالہ شہر سے جانبِ شرق ایک معمولی قصبہ تھا۔ جس پر بٹالہ سے کچی سڑک پر تانگہ جات کے ذریعہ آمد و رفت تھی۔ ۱۹۲۹ء میں اس کو ریل کے ذریعہ بٹالہ سے ملایا گیا تھا۔ جب سے منشی غلام احمد نے قادیان میں دعوئ نبوت کیا، تب سے قادیان کی بدنامی ہوئی۔ مرزائیوں کی چونکہ اکثریت ہوگئی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ قادیان سے باہر کے مرزائی وہاں خصوصی طور پر آباد ہو گئے تھے، جو مختلف علاقوں سے آکر یہاں بس گئے تھے۔ اور بڑی جدوجہد کے بعد ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق "جو سمال ٹاؤن کمیٹی" کے ذریعہ (جس کا صدر اور سیکرٹری مرزائی تھے) کروائی گئی تو سات ہزار کے قریب تھی۔

پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کی رُو سے، جس قصبہ کی آبادی دس ہزار سے زائد ہو، وہاں میونسپل کمیٹی بن سکتی تھی۔ دس ہزار سے کم کی آبادی میں ٹاؤن کمیٹی یا سمال ٹاؤن کمیٹی قائم ہو سکتی تھی۔

قادیان کمیٹی کے کل چھ وارڈ تھے۔ جس میں ۵ مرزائی ممبر بذریعہ انتخاب، ایک

ہندو ممبر بذریعہ انتخاب، ایک سکھ ممبر بذریعہ نامزدگی ہوتا تھا۔

منتخب ممبر : ۶

نامزد : ۱

کل تعداد : ۷

مسلمان ممبر کو مرزائی کامیاب نہیں ہونے دیتے تھے۔ حالانکہ وارڈ نمبر ۴ اور ۶ میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ قادیان کے مسلمانوں کی تعداد تقریباً ڈھائی ہزار کے قریب تھی۔ مگر وارڈوں کی تقسیم اس طرح کی گئی تھی کہ کوئی مسلمان کامیاب نہ ہو سکے۔ لیکن اس کے باوجود، اگر کوئی امکان بھی ہوتا تو مرزائی اپنی مختلف چالبازیوں اور سیاسی چالاکیوں کے ذریعہ اور انگریزی حکومت میں اثرورسوخ کی وجہ سے مسلمان ممبر کو کامیاب نہیں ہونے دیتے تھے۔

قادیان کی مسجدِ اقصیٰ:

مرزائیوں کی قادیان میں تقریباً دس بارہ مساجد تھیں۔ جن میں "مسجدِ اقصیٰ" اور "مسجد مبارک" کو مرزائی لوگ زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ باقی مسجدیں دور دور محلوں میں تھیں۔ مسجدِ اقصیٰ تو مسلمانوں کی دلآزاری کے لئے نام رکھا گیا تھا۔ جس میں منارہ بھی لبعد میں منوایا تھا۔ جب کہ مرزا غلام احمد مر چکا تھا۔ اس منارہ کا نام منارۃ المسیح رکھا گیا تھا کہ مسیح نے اس منارہ پر نازل ہونا تھا، وہ مسیح جو منارہ بننے سے قبل ہی مر چکا تھا، منارہ بعد میں بنتا رہا۔ حالات کی یہ ترتیب آج تک ہماری سمجھ میں نہیں آسکی۔

یہی حال مرزائیوں کے مسجد اقصیٰ کے متعلق نہایت دلآزار پروپیگنڈہ کا تھا کہ حضور نبی اکرم معراج شریف کے وقت قادیان تشریف لائے اور مسجد کو تقدس بخشا، حالانکہ آج سے تیرہ سو سال قبل قادیان آباد بھی نہیں ہوا تھا۔ . . اعوذ باللہ من ہذا الهفوات!

مسجد اقصیٰ کا نام پہلے بڑی مسجد تھا۔ بعد میں مسجدِ اقصیٰ مرزائیوں نے رکھا، یہ مسجد ابتدائی طور پر منشی غلام احمد کے دعویٰ نبوت سے پہلے مسلمانوں کی امداد سے بنی تھی ورنہ ہندو اس مسجد کو بننے نہیں دیتے تھے ——— کشمیری اور ارائیں مسلمانوں نے

(جو وہاں آباد تھے) اس سلسلہ میں لٹھ کی امداد بھی کی تھی۔

مسجد اقصیٰ سے تقریباً ۲۰ گز کے فاصلہ پر ہندوؤں کا چوک میں مندر تھا۔ اور انکا کنواں تھا۔ اس مندر میں ہندوؤں نے بہت بڑا بت رکھا ہوا تھا اور عمارت کے بیرونی حصوں میں بھی بتوں کی شکلیں بنی ہوئی تھی۔

قادیان میں بتوں کی پوجا!

اس چوک کے مندر کا مہنت پنڈت لبھو رام تھا، جو صبح شام اس مندر میں سنکھ بجاتا تھا اور صبح سورج چڑھے بتوں پر پانی ڈال کر ان کو نہلاتا تھا۔

ہندوؤں کا دوسرا مندر چھوٹے بازار کے آخر پر اڈا خانہ کے درسے واقع تھا اسمیں بھی ہندوؤں کے بڑے بڑے بت تھے اور رات دن گھڑیال بجاکر اور سنکھ بجا کر اس کی پوجا ہوتی تھی۔

یہ بت پرستی اور سنکھ کا بجنا، منشی غلام احمد کے دعویٰ کرشن کا بطلان تھا۔ منشی غلام احمد نے دعویٰ کیا تھا کہ:

"میں بیس برسوں سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کو دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ ابن مریم کے رنگ میں ہوں، ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں، جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا، یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی (کرشن) ہوں"

(کتاب لیکچر سیالکوٹ ۲ر نومبر ۱۹۰۴ء، مصنفہ غلام احمد)

"مالک ہند میں کرشن نام ایک ہی گذرا ہے، جس کو "ادر گوپال" بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) . . . . . .

خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے، "آریوں کا بادشاہ!"

(ملاحظہ ہو تتمہ حقیقۃ الوحی صہ ۸۵ ۱۹۰۷ء)

اس کے ساتھ ہی منشی غلام احمد کے اس دعویٰ کو بھی نگاہ میں رکھئے :

"مسیح آگیا ہے ، اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رامچندر پوجا جائیگا ، نہ کرشن ، نہ عیسیٰ علیہ السلام !"

(شہادت القرآن صـ۱۵ ، مصنفہ غلام احمد)

مسیح کا نزول :

"اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں پھیل جائے گا اور مالِ باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور راست بازی ترقی کریگی۔"

(ایام الصلح صـ۱۲۶ ، مصنفہ منشی غلام احمد متنبی قادیان)

دنیا میں تو کیا ، خاص قادیان میں منشی غلام احمد کے دعاوئ باطلہ نبوت ، مسیح ، کرشن وغیرہ وغیرہ کے بعد بت پرستی ، شرک کی ترقی ہوئی ، بڑے بازار میں آریہ سماج نے مندر بنا لیا اور بڑے بازار کے چوک میں گوردا س مل برہمن نے مندر بنا لیا۔ جہاں یو۔ پی کے لوگ ۔ ملائی کی برف ، بناتے اور فروخت کرتے ۔

مرزائیوں کے ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول کے مقابلہ میں ہندوؤں نے ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول بنایا اور اڈا خانہ میں آریہ سماج سمندر ڈاکٹر جگن ناتھ کے ہسپتال کے ساتھ بنوایا اور منارہ کے مقابلہ پر پنڈت لبھو رام نے جو مندر کا پوجاری تھا ، ۵ منزلہ دکان بنائی جہاں ان کے پرچارک آکر ٹھہرا کرتے ۔

سکھوں کے گردوارے :

مسجد مبارک کے قریب قصرِ خلافت کے ساتھ ڈاکٹر گورنجش سنگھ کا مکان سہ منزلہ تھا اور اس مکان کے ساتھ سکھوں کا گردوارہ تھا جہاں ہر روز رات کو سکھوں کا اکھنڈ پاٹھ ہوتا ۔ اور سکھ جمع ہو کر ڈھولکی اور چھینے کے ساتھ اپنے شبد پڑھتے ۔

سکھوں کا دوسرا گردوارہ ، چھوٹے بازار کے اختتام پر ہندوؤں کے مندر کے ساتھ تھا ۔ یہ گردوارہ رام گڑھیہ سکھوں کا تھا جہاں آئے دن سکھوں کے جلسے ہوتے اور

ساتھ ہی آریہ سماج والوں کے جلسے ہونے ۔

ربِّ قادیان (RUB-E-QADIAN) دا میلہ

پنڈت گنج لعل برہمچاری شرانند کا مکان قصرِ خلافت (منشی غلام احمد مصنوعی کرشن) جس میں منشی غلام احمد کا بیٹا محمود احمد خلیفہ و بشیر احمد، ایم۔ اے الگ الگ رہائش رکھتے تھے۔ اس کا نام قصرِ خلافت تھا۔ اس کے ملحقہ مکان پنڈت گنج لعل عرف "ربِّ قادیان" کا مکان تھا۔

یہ ربِّ قادیان ہر سال اپنا میلہ کرواتا تھا اور مصنوعی کرشن کی دھجیاں اڑاتا تھا۔ مرزائی لوگ اس کو ربِّ قادیان (RUB-E-QADIAN یعنی قادیان کی ربّ بمراد گندگی) کہتے اور وہ منشی غلام احمد کا نام "لونڈرو" رکھتا تھا۔

ربِّ قادیان کہتا تھا کہ منشی غلام احمد کرشن قادیانی کا الہام ہے کہ :

۱ - "ربّ لنگڑا آتا ہوا آیا"

۲ - "وہ منارہ کے شرقی جانب ہوگا"

چنانچہ میں ایک ٹانگ سے لنگڑا ہوں اور

میرا مکان منارہ کے ملحقہ مشرقی جانب ہے۔

علاوہ ازیں کرشن ہندو تھا اور میں بھی ہندو ہوں۔

لہٰذا منشی غلام احمد جھوٹا کرشن ہے جو ہندوؤں کا اوتار بنتا ہے ——

—— مجھے ربّ العالمین کی طرف سے ربِّ قادیان ہونے کا الہام و دعویٰ ہے،

میں ربّ العالمین نہیں ہوں۔

لونڈرو، ہندوؤں کا خاص دیوتا تھا، جسنے اپنی دم کے ساتھ لنکا کو آگ لگائی تھی ہندو قوم اس کو اچھا نہیں سمجھتی۔ ربّ قادیان کا کہنا تھا کہ مرزا غلام احمد "کرشن" کے نام پر ہندوؤں مسلمانوں میں آگ کی دشمنی بھڑکا رہا ہے تاکہ ہندو اس جھوٹے کرشن کی دشمنی میں مسلمانوں کے پیغمبر (صلعم) کی شان میں گستاخی کریں اور ہندو مسلم میں نفرت بڑھے ایک دوسرے کے گھروں کو آگ لگائی جائے اور قتل و غارت پڑھے۔ مجھے پرمیشور نے امن و شانتی پیدا کرنے کیلئے "ربِّ قادیان" ہونے کا

(القرب ۲۴)